REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۰ شمارہ ۴۱

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

قائم مقام ایڈیٹر:- محمد کریم الدین شاہد

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۳۰ ربیع الاول ۱۴۱۲ ہجری ۱۰ اخاء ۱۳۷۰ ہش ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۱ء

Manager, THE BADR, WEEKLY. QADIAN-143516.

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حق کی تائید میں آفاقی نشانات

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی۔ حیدرآباد

سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ آخری زمانے میں تشریف لانے والے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دو نشانات مقرر ہیں۔ اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے یہ نشانات کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا (یعنی تیرہویں تاریخ کو کیونکہ چاند کو گرہن لگنے کی تاریخیں تیرہ، چودہ اور پندرہ ہیں) اور سورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن لگے گا (یعنی اٹھائیس تاریخ کو کیونکہ سورج کو گرہن لگنے کی تاریخیں ستائیس، اٹھائیس اور انتیس ہیں) اور یہ ایسے نشانات ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

مارچ ۱۹۸۸ء کے اخبار بدر میں خاکسار کا مضمون: "صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام از روئے نشانات سورج گرہن چاند گرہن" شائع ہوا تھا جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ کس خوبصورتی کے ساتھ سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بے نظیر پیشگوئی بانی احمدیہ مسلم جماعت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں پوری ہوئی۔ ۱۸۹۱ء میں الہام الٰہی کی بناء پر آپ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ میں ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقدر ہے۔ اس کے بعد عین پیشگوئی کے مطابق ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۱ھ میں رمضان المبارک میں ۱۳ تاریخ کو چاند گرہن اور ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن ہندوستان سے دیکھے گئے تھے۔ جبکہ پیشگوئی کے مقصود حضرت امام مہدی علیہ السلام موجود تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ یہ نشانات آپ کے لئے ہیں۔ اور آپ نے قسم کھا کر اعلان فرمایا کہ یہ نشانات میرے لئے ہیں۔

محترم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ نے خاکسار سے یہ دریافت فرمایا کہ کیا یہ گرہن ملک عرب سے بھی نظر آسکتے تھے۔ اس سوال پر غور کرنے سے بفضلہ تعالیٰ بعض ایمان افروز باتیں سامنے آئیں۔ جو اس نوٹ کے ذریعہ خاکسار پیش کرتا ہے۔

رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کا سورج گرہن ملک عرب سے نظر آسکتا تھا۔ یہ سورج گرہن جو ۲۸ رمضان ۱۳۱۱ ہجری کو دوپہر سے قبل ہندوستان سے دیکھا گیا تھا۔ وہ ملک عرب سے دن کے اوّل ترین حصہ میں دیکھا جاسکتا تھا۔ اس روز جو عرب پر سورج طلوع ہوا تھا تو وہ گرہن کی حالت میں طلوع ہوا تھا۔ NAUTICAL ALMANAC LONDON, 1894 نے نقشہ کے ذریعہ اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ لہٰذا ملک عرب کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس الٰہی نشان سورج گرہن کے راستہ کا آغاز ملک عرب سے ہوا تھا۔ الحمد للہ۔

عرب سے یہ سورج گرہن افق پر دکھائی دیتا تھا۔ قرآن مجید میں یہ پیشگوئی ہے کہ:-

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ
يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

(حٰمٓ السجدۃ آیت ۵۴)

یعنی ہم ضرور ان کو دکھائیں گے ہمارے نشانات آفاق میں اور ان کے نفسوں میں یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہوجائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تیرے رب کا ہر چیز پر نگران ہونا ان کے لئے کافی نہیں ہے؟"

موجودہ زمانے میں ایک حسین رنگ میں یہ آفاقی نشانات کی پیشگوئی سورج گرہن چاند گرہن کے نشانات کے ذریعہ پوری ہوئی۔ کیونکہ ملک عرب نے سورج گرہن کے نشان کو افق پر دیکھا تھا جبکہ سورج نکل رہا تھا۔ اور ہندوستان نے چاند گرہن کے نشان کو افق پر دیکھا تھا کیونکہ ہندوستان میں چاند گرہن رات شروع ہوتے ہی ہوگیا تھا۔ جبکہ چاند افق کے پاس تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سراج منیر ہیں، سورج ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک سے سورج گرہن کا نشان افق پر ظاہر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاند ہیں اور اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہی روشنی سے دنیا کو منور کرتے ہیں۔ آپ کے ملک سے چاند گرہن کا نشان افق پر ظاہر ہوا۔ الحمد للہ۔ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ سورۃ حٰمٓ السجدۃ جس کے آخر میں آفاقی نشانات کا ذکر ہے اس کی ابتداء میں لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ کے الفاظ کے ذریعہ علم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ نیز اس سورۃ میں غیر معمولی انداز میں آسمان اور زمین کی پیدائش کا ذکر آتا ہے۔ اور حدیث شریف میں لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے غیر معمولی الفاظ آتے ہیں۔

الغرض موجودہ زمانے میں رونما ہونے والے آفاقی نشانات قرآن مجید کی صداقت اور عظمت کو ظاہر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا خوب فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے۔ تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۰ اخاء ۱۳۷۰ ہش

ایک خبر اور اظہارِ حقیقت!

جماعتِ احمدیہ تبلیغِ حق و اشاعتِ اسلام کی خاطر قائم کی گئی ایک تبلیغی جماعت ہے، جس کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ اس کے عقائد اور کردار ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں۔ اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ آج غلبۂ اسلام کے لئے جو سرفروشانہ مجاہدات یہ چھوٹی سی جماعت بجالا رہی ہے اُس کا عُشرِ عشیر بھی کسی دوسری مُسلم تنظیم کو بجالانے کی توفیق نہیں ملی۔ بلکہ دیگر مسلمان علماء ہمیشہ جماعتِ احمدیہ کی مساعی میں رُکاوٹیں پیدا کرنے کی جدوجہد میں سَو سال سے مصروف ہیں۔ اور اپنی ناکامیوں اور جماعتِ احمدیہ کی فائز المرامیوں سے خائف ہوکر ہمیشہ تلملاتے رہتے ہیں۔ اُن کے اسی خوف اور تلملاہٹ کا ایک شاخسانہ یہ بھی ہے کہ عرصہ سات سال سے احمدیت کے دوسرے مرکز ربوہ (پاکستان) میں ہر سال دینی ماحول میں منعقد ہونے والے خالصۃً رُوحانی جلسہ سالانہ پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے پابندی عائد ہے۔ اور امسال بھی اس پابندی کا اعادہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی کہ:-

"پاکستان میں قادیانیوں کے ۱۰۰ سالہ جشن منانے پر پابندی

چنڈی گڑھ۔ ۲۲ ستمبر (این ایس پروانہ)۔ پاکستان سرکار نے قادیانیوں کے ۱۰۰ سالہ جشن منانے پر پابندی لگادی ہے جسے لاہور ہائیکورٹ نے جائز ٹھہرایا ہے۔ نوائے وقت کے مطابق مسلمانوں کو اس بات پر سخت اعتراض ہے کہ اگر قادیانیوں کو ۱۰۰ سالہ جشن منانے کی اجازت دے دی گئی تو اس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا خدشہ ہے۔ قادیانی جو خود کو مسلمان کہتے ہیں کا سٹینڈ ہے کہ حضرت محمد صاحب کے بعد مرزا غلام احمد ان کے نبی اور پیغمبر ہیں جبکہ عام مسلمان حضرت محمد صاحب کو ہی اپنا پیغمبر مانتے ہیں۔"

(روزنامہ ہندسماچار جالندھر ۲۳ ستمبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۵)

جہاں تک اس خبر کے ابتدائی حصّے کا تعلق ہے ہم صرف اسی قدر عرض کریں گے کہ اگر پاکستان میں عیسائیوں کی تقاریب کرسمس وغیرہ ہو تو باوجود اس کے کہ وہ لوگ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بلکہ خدا مانتے اور اس کا پرچار کرتے ہیں اُس وقت اِن مشرکانہ عقائد کے اظہار اور ٹیلی کاسٹ کرنے پر تو مسلمانوں کے جذبات مجروح نہیں ہوتے۔ شاید اس لئے کہ اُن کے سیاسی آقا ناراض نہ ہوجائیں۔ لیکن اگر جماعتِ احمدیہ کے سٹیج سے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا اظہار ہو تو مُسلمانوں کے جذبات فوراً مجروح ہوجاتے ہیں۔ یہ کیسی اُلٹی منطق ہے!؟

اے علمائے پاکستان! خدارا ذرا غور کیجئے کہ اپنی ان کارگذاریوں سے آپ کس کے نقشِ قدم پر چلنے والے بنتے ہیں۔ حق کے مخالفین نے ہر دَور میں یہی وطیرہ اختیار کیا ہے کہ حق کی آواز کو اُبھرنے نہ دیا جائے۔ اس لئے کہ اس میں دلیل ہوتی ہے، وزن ہوتا ہے، تاثیر ہوتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں کو حقیقت کا علم ہوجائے۔ قرآن کریم کے مخالفوں کا بھی یہی شیوہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ○ (حٰمٓ السجدۃ: آیت ۲۷)

یعنی کفار نے کہا، اِس قرآن کی تعلیم مت سُنو اور اس کے سُنانے کے وقت شور مچادو تاکہ اس طرح تم غالب آجاؤ۔

اگر حق و صداقت پر آپ قائم ہیں تو پھر آپ کو باطل سے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ باطل تو حق کے مقابل کبھی ٹھہر نہیں سکتا تو پھر آپ کو اپنے آپ پر بھروسہ کیوں نہیں؟ حقیقت یہی ہے کہ دلائل کے میدان میں آپ لوگ عاجز آچکے ہیں اور جھوٹے پروپیگنڈہ پر آپ کا تکیہ ہے۔ اور آپ نہیں چاہتے کہ عوام تک حق و صداقت پہنچے۔ لیکن یاد رکھئے کہ خُدائی نُور کو آپ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بُجھا نہیں سکتے۔ بقول مولانا ظفر علی خان ؎

نُورِ خدا ہے کُفر کی حرکت پہ خندہ زن ؛ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

شائع شدہ خبر کے دوسرے حصّے کے متعلق عرض ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ہم احمدی، مسلمان ہیں۔ اور بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے متعدد مرتبہ اپنے عقائد کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ حلفیہ اعلان فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے خدا کی عزت و جلال کی قسم ہے کہ مَیں مومن اور مسلمان ہوں اور مَیں اللہ تعالیٰ، اُس کی کتابوں، اس کے رسولوں، اس کے فرشتوں اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور میرا ایمان ہے کہ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں۔"

(ترجمہ از عربی عبارت حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸)

پس جماعت احمدیہ کا ہر فرد حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہؑ کے الفاظ میں ببانگِ دُہل یہ اعلان کررہا ہے اور کرتا چلا جائے گا کہ ؎

ہم تو رکھتے ہیں مُسلمانوں کا دیں ؛ دِل سے ہیں خُدامِ ختم المرسلیںؐ

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ؛ خاکِ راہِ احمدِ مختارؐ ہیں

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ؛ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

مذکورہ عقائد کے باوجود احمدی مُسلمانوں پر یہ الزام لگانا کہ وہ سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو اپنا نبی اور پیغمبر مانتے ہیں سراسر جھوٹ، ظلم اور بہتانِ عظیم ہے۔ اس لئے کہ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو مسیح موعود اور مہدیٔ معہود تسلیم کرتی ہے۔ اور مسیح موعود کے بارے میں علماء کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود وہ آپؐ کے بعد نبی اللہ ہے۔ البتہ بانیٔ جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپؑ کو یہ منصب اور مرتبہ محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپؐ کا اُمتی ہونے کے طفیل مِلا ہے۔ آپؑ نے خود اس کا اظہار فرمایا ہے کہ ؎

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہُوا ہے۔ اگر مَیں آنحضرت صلعم کی اُمت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ پس اس بناء پر مَیں اُمتی بھی ہُوں اور نبی بھی۔"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۴)

اور اسی عقیدہ کا اظہار سلفِ صالحین میں سے متعدد بزرگوں نے کیا ہے۔ ہم یہاں صرف اہلِ سنّت کے ممتاز و منفرد عالم حضرت مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی (وفات ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء) کے ایک حوالہ پر اکتفاء کرتے ہیں۔ آپ اپنے ایک فتویٰ میں فرماتے ہیں :-

"علمائے اہلِ سنّت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا۔ اور نبوت آپؐ کی عام ہے۔ اور جو نبی آپؐ کے ہمعصر ہوگا وہ متبع شریعتِ محمدیہ کا ہوگا۔"

(مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحی صاحب جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

اب ہم علمائے اہلِ سنّت سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آخر آپ کو اشتعال کس بات پر آتا ہے؟ آپ کے جذبات کس وجہ سے مجروح ہوتے ہیں؟ کیا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اسرائیلی نبی کی بجائے اُمتِ محمدیہ میں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کو مسیحِ موعود و مہدیٔ معہود بناکر کیوں بھیجا!؟ خوفِ خدا سے کام لیجئے۔ یہ تو خدا سے جنگ کرنے والی بات ہے۔ ہماری تو ہمیشہ یہی دُعا ہے کہ — اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ○

(محمد کریم الدین شاہد)

برطانیہ میں اٹھارہ سالہ احمدی نوجوان کا اعزاز

عزیز کلیم احمد طاہر جو محترم لئیق احمد صاحب طاہر احمدیہ مسلم مشنری ساؤتھ آل انگلینڈ کے بیٹے اور محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کے نواسے ہیں گزشتہ سال پاکستان سے ایف ایس سی کا امتحان دے کر انگلینڈ پہنچے تھے، انہوں نے ساؤتھ آل کالج انگلینڈ میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخلہ لیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک سال کے تھوڑے سے عرصے میں انہیں امتیازی ترقی حاصل کرنے پر کالج کی طرف سے باری ٹرک میموریل پرائز (BARRY TURK MEMORIAL PRIZE) سے نوازا گیا۔ الحمد للہ۔

یہ میموریل پرائز عزیز کلیم احمد طاہر کو ۵ جولائی ۹۱ء کو کالج میں دیا گیا۔ اور ساؤتھ آل گزٹ انگلینڈ ۱۹ جولائی میں تصویر کے ساتھ مفصل خبر شائع کی گئی جس کا اُردو ترجمہ درجِ ذیل ہے :-

"مسٹر کلیم طاہر جو جولائی ۱۹۹۰ء میں پاکستان سے انگلینڈ پہنچے تھے انہوں نے مزید حصولِ تعلیم کے لئے ساؤتھ آل کالج میں داخلہ لیا۔ سائنس کے مضمون فزکس میں اعلیٰ قابلیت کے اظہار کی وجہ سے ان کو BARRY TURK MEMORIAL PRIZE کالج کی طرف سے دیا گیا۔ یہ ایوارڈ ہر سال نہیں دیا جاتا بلکہ اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ کوئی طالبِ علم غیر معمولی قابلیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کلیم طاہر کو یہ ایوارڈ حاصل کرتے ہوئے یہ فخر حاصل ہُوا ہے کہ اس نے پاکستان سے آنے کے تھوڑے عرصہ کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ قابلیت کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر کلیم طاہر اس وقت A, LEVELS کے معیار کا امتحان دینے کے لئے داخلہ لے رہے ہیں۔ اور پُر امید ہیں کہ ان کو الیکٹرونکس کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔

ساؤتھ آل کالج ان کے اعلیٰ مستقبل کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہے۔ نیز کالج ٹرک فیملی کے اس ایوارڈ کو قائم کرنے پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہ ایوارڈ مسٹر باری ٹرک کی یاد میں قائم کیا گیا ہے جو ساؤتھ آل کالج میں ایک بہت معزز لیکچرر تھے۔ ان کا انتقال تین سال قبل ہُوا تھا۔ ان کی اعلیٰ صلاحیتوں اور خدمات کی وجہ سے کالج میں انہیں نہایت عزت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔"

(ساؤتھ آل گزٹ انگلینڈ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء)

خطبہ جمعہ مبارک

جیسے منعم علیہم گروہ کی دعائیں قرآن کریم میں درج ہیں مغضوب اور ضالین کی دعائیں بھی درج ہیں

ضروری ہے کہ ہم ان دعاؤں سے بچیں اور ان دعاؤں کی روح سے بچیں جو قرآن کریم میں عبرت کے طور پر محفوظ کی گئی ہیں

دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مغضوب علیہم کی طرح اُس وقت توبہ کی توفیق نہ بخشے جبکہ توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہوں۔

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۵ وفا ۱۳۷۰ ہش مطابق ۵ جولائی ۱۹۹۱ء بمقام ٹورنٹو۔ کینیڈا

حضور انور ایدہ اللہ الودود کا یہ غیر مطبوعہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

آج کا یہ خطبہ جمعہ جو میں ٹورانٹو اونٹاریو کینیڈا سے دے رہا ہوں ٹورانٹو کے علاوہ کینیڈا کے تین اور شہروں میں بھی سنا جا رہا ہے۔ یعنی وینکوور، ایڈمنٹن اور کیلگری اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹس کے پانچ شہروں میں یہ خطبہ براہ راست سنا جا رہا ہے یعنی نیویارک، واشنگٹن، شکاگو، ڈلنگبرو اور نیوجرسی۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں سے حسب سابق ماریشس اور جاپان کے علاوہ پیرس (فرانس) میں بھی اور ڈنمارک اور فرانکفرٹ (جرمنی) میں بھی۔ پیرس کی طرف سے یہ اطلاع مجھے ملی ہے کہ چونکہ آج وہاں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے اور یہ فرانس کی تاریخ میں غالباً پہلا سالانہ اجتماع ہے۔ اس لئے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اس خطبے میں اُن خدام کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے لئے بھی حوصلہ افزائی کے کچھ الفاظ کہہ دوں میں اپنی طرف سے بھی اور آپ سب کی طرف سے بھی جو یہاں اس خطبے میں شریک ہیں مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کے ہونے والے اجتماع پیرس میں جتنے احباب شامل ہیں خواہ وہ خدام ہیں، انصار ہیں، خواتین ہیں یا بچے ہیں، سب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے اور یہ اجتماع تو دو تین دن میں ختم ہو جائیگا مگر اس کی برکتیں اور فوائد ہمیشہ جاری رکھے۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

ایک لمبے عرصے سے نماز سے متعلق خطبات کا ایک سلسلہ دے رہا ہوں جس میں سورہ فاتحہ سے نماز میں استفادہ کرنے سے متعلق مختلف خطبات دیئے ہیں۔ آخری خطبہ اس مضمون پر تھا کہ نماز میں جب ہم اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کہتے ہیں تو وہ خدا کے ایک بندے جن پر خدا نے انعام فرمایا اُن کے رستے پر چلنے کی دعا مانگتے ہیں اس لحاظ سے ہم پر ضروری ہے کہ اس سفر کو آسان کرنے کے لئے انہیں لوگوں کی دعائیں مانگیں جن کی قبولیت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اُن پر احسان فرمائے۔ پس آخری خطبہ جو امریکہ میں دیا وہ اسی مضمون پر تھا کہ ہم منعم علیہ گروہ کی دعاؤں میں سے آخری دعاؤں پر میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

اس دعا کا اگلا حصہ ہے

"غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" اے ہمارے رب ہمیں اُن رستوں پر نہ چلانا جن پر وہ لوگ چلتے رہے جو تیرے غضب کا نشانہ بنے یا وہ لوگ چلے جنہوں نے کچھ عرصہ صراط مستقیم پر عمل کیا اور صراط مستقیم کو چھوڑ دیا اور بھٹک گئے۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ بھی کچھ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور جیسے منعم علیہم گروہ کی دعائیں قرآن کریم میں درج ہیں "مغضوب" اور ضالین کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم اُن دعاؤں سے بچیں اور اُن دعاؤں کی روح سے بچیں جو قرآن کریم میں عبرت کے طور پر ہمارے لئے محفوظ کی گئی ہے اور ان کا پہلو ۔۔۔

آج کا خطبہ اسی موضوع پر ہوگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ" کہ بعض انسانوں میں سے ایسے بھی ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں اس دنیا کی حسنہ عطا فرما یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اس دعا کا پس منظر یہ ہے کہ حج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا۔ کہ جب تم حج کے مناسک ادا کر چکو یعنی عبادات پوری کر چکو تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے آباء و اجداد کو یاد کیا کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر اُس کے بعد فرماتا ہے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دنیا کی بھی چیزیں عطا فرما۔

سوال یہ ہے کہ اس کا حج کے مضمون سے کیا تعلق ہے ——— دراصل یہ ہے کہ وہ انسان جو اس دنیا کا ہو چکا ہو اور دنیا ہی کے لئے جیتا ہو دنیا ہی کے لئے مرتا ہو۔ وہ جب عبادات کے معراج پر بھی پہنچتا ہے تو اس کی دعا دنیا طلبی کی دعا ہی ہوتی ہے۔ پس فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ حج میں جو لوگ میرے قریب آئے جو اپنی عبادات کے معیار کو پہنچے وہ سب کے سب ایسے ہیں جو میری تمنا لے کر آئے تھے۔ کچھ بد نصیب ان میں سے ایسے بھی ہیں جو دنیا کی آرزوئیں لے کر یہ جان جوکھوں کا سفر اختیار کر کے آئے ہیں اور آخر پر جب وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے رہے تو مجھ سے دنیا ہی مانگتے رہے۔ فرمایا ہمیں ان کو دنیا دوں گا لیکن پھر آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یہاں جو سزا کا پہلو ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ عبادتیں جب ایک انسان معراج کو پہنچتا ہے تو خدا کے قریب آ چکا ہوتا ہے۔ اس وقت خدا کو نہ مانگنا اور دنیا کی طرف جھک جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بالآخر دنیا ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ پس دنیا مانگنا منع نہیں ہے مگر جس پس منظر میں دنیا مانگنے کا نقشہ بیان ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں جا کر وہ لوگ اپنے اندرونے کو ننگا کر دیتے ہیں پس خدا بہتر جانتا ہے کہ کتنے لاکھوں کو بہاں حج کرنے والے ہیں جو دنیا طلبی کی تمنا لئے ہوئے حج کرتے ہیں۔ لیکن یہاں اس مضمون کا تعلق صرف حج ہی سے نہیں بلکہ ہر عبادت سے ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نصیحتاً فرماتا ہے وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ لیکن کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اے خدا ہمیں دنیا کی اچھی چیزیں بھی عطا فرما۔ لیکن آخرت کی اچھی چیزیں بھی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی چیزیں ہمیں اپنی طرف اس طرح مائل نہ کریں کہ ہم اُن کے نتیجے میں تجھے بھول جائیں اور بالآخر آگ کے عذاب کا سزاوار ٹھہریں۔ پس دنیا کی اچھی چیزیں طلب کرتے ہوئے ساتھ احتیاط کا یہ رستہ بھی سکھا دی گئی کہ دنیا کی چیزیں بھی تمہیں ملیں گی اور آخرت کی اچھی چیزیں بھی ملیں گی۔ مگر یاد رکھنا کہ

دُنیا کی اچھی چیزوں میں گم نہ جانا

کیونکہ اس کے نتیجے میں پھر بھی یہ خطرہ رہے گا کہ تم خدا کے عذاب کے سزاوار ٹھہرو۔ یہ دُعا سورۃ البقرہ آیت ۲۰۲ سے لی گئی تھی۔ ایک دوسری مغضوب اور ضالین کی دُعا یہ ہے جو سورہ نساء کی آیت ۷۸ اور ۷۹ سے لی گئی ہے اس میں وہ یہ دُعا کرتے ہیں۔

وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے کیوں ہم پر قتال اتنا جلدی فرض کر دیا کاش تو نے اسے کچھ مدت کیلئے ٹال دیا ہوتا۔ ان سے کہہ دے کہ دنیا کی زندگی تو ایک عارضی فائدے کی جگہ ہے اور باقی رہنے والی بھلائی آخرت ہی میں ہے۔ اور تم میں سے کوئی اتنا بھی ظلم نہیں کیا جائیگا جتنا کھجور کی گٹھلی کے اندر لکیر ہوتی ہے۔

اس دُعا کا پس منظر یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "الم تر الی الذین قیل لہم کفّوا ایدیکم واقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ" کہ کیا تو نے اُن لوگوں کا حال نہیں دیکھا جن کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا تھا کہ تم لوگوں سے اپنے ہاتھ کو روکے رکھو۔" واقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ" اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ یہاں ایسے لوگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے جن پر یکطرفہ ظلم ہو رہے ہیں اور اس ظلم کے دور میں، وہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیوں اجازت نہیں دی جاتی کہ ہم اپنا دفاع کریں۔

——— ہمیں کیوں اجازت نہیں دی جاتی کہ ہم بھی جوابی حملے کریں۔ اور اس مزاج کے لوگ جیسے پہلے زمانوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں جو احمدیوں پر ایک لمبا ابتلاء کا دور گذرا ہے۔ اُس میں مجھ سے بھی ایسے مطالبے ہوئے ہیں۔ اور بعض خطوط کے ذریعے بھی بڑے بڑے احتجاج ملتے ہیں کہ ہمیں بھی موقع دیں۔ ہم بھی جوابی کارروائی کریں جس طرح وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم اُس کا بدلہ ان سے اتاریں۔ لیکن اُن کو میں ہمیشہ صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ پس قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ مومنوں کو جوابی حملے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ نصیحت فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور صبر سے کام لو دُعا کے ذریعے اور زکوٰۃ کے ذریعے نیک کاموں میں خرچ کر کے تسکین فائدے حاصل کرو۔ لیکن وہ لوگ جب اُن پر جہاد فرض کر دیا جاتا ہے تو اُس وقت اُن کا مزاج بالکل اُلٹ جاتا ہے۔ وہ جو پہلے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں موقع دیا جائے تو ہم جوابی کارروائی کریں۔ تو اُن کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ کہتے ہیں۔ ربنا لم کتبت علینا القتال لولا اخرتنا الی اجل قریب اے خدا اتنی جلدی تو نے جہاد فرض کر دیا ابھی تو ہمیں طاقت ہی کوئی نہیں آئی۔ کاش کچھ اور مدت کے لئے اس فرضیت جہاد کو ٹال دیا ہوتا۔ قل متاع الدنیا قلیل اُن سے کہہ دے کہ تم دنیا میں چند دن اور بھی رہ جاؤ گے تو بالآخر یہ دنیا عارضی ہے۔ اور اس دنیا کے فائدے بھی چند دنوں کے فائدے ہیں۔ جو باقی رہنے والی حسنات ہیں وہ تو آخرت ہی میں ہیں چند دن کے جہاد کے ٹال لینے سے تمہیں کیا فرق پڑے گا۔ بہر حال یہ جو دُعا ہے یہ اُس ... پہلی کی ایک کیفیت سے تعلق رکھتی ہے جو کھوکھلی کیفیت ہے اور وہ مومنوں کو دھوکہ دینے والی بات ہوتی ہے۔ عام طور پر ایسے لوگ جو بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے ہیں وقت آنے پر ہمیشہ بزدلی دکھایا کرتے ہیں۔ یہ دعا جو میں بیان کر چکا ہوں۔ یہ سورہ نساء کی تھی۔

اور سورۃ انعام ... میں مغضوب علیہم کی یہ دُعا ہے ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار فقالوا یلیتنا نرد ولا نکذب بآیٰت ربنا ونکون من المؤمنین۔ کاش تو دیکھتا اُن لوگوں کو جو آگ کے سامنے پیش کئے جائینگے۔ یعنی مرنے کے بعد اُن کا عذاب اُنکو دکھائی دینے لگے گا۔ فقالوا یلیتنا نرد ولا نکذب بآیٰت ربنا کاش ایسا ہو کہ ہمیں واپس لوٹا دیا جائے۔ تب ہم ہرگز اپنے خدا کی، اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہیں کرینگے ونکون من المؤمنین اور ہم یقیناً مومنوں میں سے ہو جائینگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بل بدا لہم ما کانوا یخفون من قبل ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون۔

بل بدا لہم ما کانوا یخفون من قبل اُن کی وہ صورت حال، وہ حقیقت ظاہر ہو چکی ہے جو اس سے پہلے وہ چھپایا کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ دوبارہ لوٹا دیئے جائیں تو ہمیشہ وہی کریں گے پھر بھی وہی کریں گے۔ جس سے اُن کو منع کیا جاتا تھا یا منع کیا جاتا ہے۔ اور اس دعوے میں وہ جھوٹے ہیں کہ اگر ہمیں ایک اور مہلت دی جائے تو ہم اس مہلت سے استفادہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی آیات کی تصدیق کریں گے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق کریں گے۔

یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے

اور اس کا فیصلہ دراصل اس دنیا میں ہو چکا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اگر اُن کو دوبارہ لوٹایا جائے تو وہی کریں گے یہ محض ایک دعویٰ نہیں بلکہ اس کا ثبوت ان لوگوں کی زندگی سے بارہا ملتا ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے گناہ کے نتیجے میں اپنی پاداشِ عمل کا مُنہ دیکھنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس کی سزا قریب آگئی ہے۔ ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ اگر یہ بار ٹل جائے اگر اس دفعہ میں بچ جاؤں تو میں توبہ کروں گا اور جب مشکل ٹل جاتی ہے جب ابتلاء دُور ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ وہی حرکتیں کرتا ہے۔ ایسے طالب علم آپ نے دیکھے ہوں گے اور میں ذاتی تجربے کے طور پر بھی جانتا ہوں کہ جب امتحان سر پر آ جایا کرتا تھا تو ہم بہت توبہ کیا کرتے تھے کہ اگلی دفعہ جب نئے سال ترقی کریں گے تو پھر شروع سے ہی کتابیں اچھی طرح سنبھال کر رکھیں گے۔ خوب پڑھیں گے محنت کے ساتھ اس دفعہ کسی طرح یہ بلا ٹل جائے۔ اور ایسے طلباء جو یہ باتیں کرتے ہیں جب بھی بلا ٹلتی ہے دوبارہ پھر بالکل ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ دنیا کے امتحانوں میں تو کوئی ایسی بات نہیں مگر جب خدا کے حضور ایسے وعدے کئے جائیں اور بار بار پہلی حالت کی طرف رجوع کیا جائے تو پھر قیامت کے دن خدا تعالیٰ کا یہ جواب دیکھیں کیسا برحق ہے کہ تم وہی تو ہو جو پہلے اسی قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ آج اگر ہم یہ عذاب ٹال دیں اور تمہیں واپس لوٹا دیں تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم پھر دوبارہ وہی حرکتیں کرو گے جو اس سے پہلے کرتے چلے آئے ہو۔ پس ایسی باتیں کرنا جب پکڑ کا وقت آ جائے اور امتحان کا وقت ختم ہو جائے بالکل بے معنی اور لغو باتیں ہیں ایسی دعا سے استغفار اور اس کے مواقع سے استغفار کرنا چاہیئے۔

سورۃ انعام کی ایک دُعا ہے ۱۲۹ اور ۱۳۰ آیات میں۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَالَ اَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا اَجَلَنَا الَّذِيْ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۔ فرماتا ہے یوم یحشرھم جمیعا جب اللہ تعالیٰ اُن سب کو اکٹھا کرے گا۔ یٰمعشر الجن قد استکثرتم من الانس اے جنوں میں سے سردارو اور بڑے لوگو تم نے عوام الناس کا خوب استحصال کیا ہے۔ وقال اولیاؤھم من الانس۔ عوام الناس میں سے جو بڑے لوگ ہیں وہ خدا کے حضور یہ عرض کریں گے۔ ربنا استمتع بعضنا ببعض اے خدا ہم میں سے بعض نے بعض کا استحصال کیا ہے وبلغنا اجلنا الذی اجلت لنا۔ یہاں تک کہ وہ مدت جو تو نے ہمارے لئے مقرر کر رکھی تھی وہ پوری ہوئی۔ قال النار مثوٰکم خالدین فیہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے تم اُس میں لمبے عرصے تک رہو گے۔ الا ما شاء اللہ سوائے اس کے کہ اللہ اس بلا کو ٹالنے کا فیصلہ فرمائے۔ ان ربک حکیم علیم۔ اللہ تعالیٰ بہت حکمتوں والا اور بہت جاننے والا ہے۔

ان آیات میں بظاہر دُعا ایسی نہیں کی گئی مگر ایک ایسی حالت بیان کی گئی ہے جس کے نتیجے میں اپنی حالت خدا کے حضور پیش کرنے والے رحم کی تمنا کرتے ہیں۔ یہ دُعا جو عذاب کے سامنے حاضر ہونے کے بعد بعض لوگ کریں گے نسبتاً زیادہ مطالعہ کی محتاج ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو کر یہاں جن سے کیا مراد ہے۔ انس سے کیا مراد ہے اور کیا بات پیش کی جا رہی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے فرمایا یٰمعشر الجن قد استکثرتم من الانس اے جنو تم نے لوگوں میں سے عوام الناس میں سے اکثر سے ناجائز فائدے اٹھائے ہیں

سوال یہ ہے کہ اگر جن وہ مخلوق ہے جس کے متعلق عوام الناس میں مشہور ہے اور خاص طور پر مُلاّ لوگ مشہور کرتے رہتے ہیں کہ یہ انسانوں سے الگ ایک ایسی مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ اُن کے متعلق کب انسان کے سامنے یہ بات آئی ہے کب انسانی تجربے میں یہ بات آئی ہے کہ ان فرضی جنوں نے بھاری تعداد میں انسانوں سے فائدہ اٹھایا ہو اور ان کو اپنا غلام بنا لیا ہو۔ کوئی اتفاقی

سے کہیں کوئی ایسا مریض ملتا ہے جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اُس کو جن چڑھ گیا۔ اور اسی نے اُس کو قابو کر لیا۔

پس یہاں لازماً جن سے مراد کچھ اور ہے اور وُہی معنی ہیں جو جماعت احمدیہ کی تفاسیر میں ہمیں ملتے ہیں یعنی جن سے مراد بڑے لوگ ہیں اور جب خُدا جن اور انس کا ذکر ایک دوسرے کے مقابل رکھ کر فرماتا ہے تو اس سے ہمیشہ مراد ـــــ CAPITALIST اور PROLETARIAT یعنی عوام الناس اور بورژوا لوگ ہیں ایک دوسرے کے مقابل پر یعنی بورژوا کے مقابل پر PROLETARIAT جو بڑی بڑی استحصالی طاقتیں ہیں مثلاً مغربی طاقتیں CAPITALIST ان کے مقابل پر اشتراکی طاقتیں اور بڑے آدمیوں کے مقابل پر چھوٹے غریب بے کس عوام یہ مقابلہ ہمیشہ کیا جاتا ہے جن اور انس کے ذریعہ اور اس کو مدِنظر رکھتے ہوئے آپ لفظ استحصال کا ذکر یہاں خوب اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

ہمیشہ اشتراکیت کی طرف سے یہی آواز اٹھائی گئی ہے

کہ مغربی CAPITALIST طاقتیں استحصالی طاقتیں ہیں اور سائنٹفکٹ سوشلزم کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ بعض لوگ بعض غربا کا استحصال کرتے ہیں اور اُس کے ردِ عمل کے طور پر ایک اشتراکی نظام وجود میں آیا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ ہم بڑے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں گے قدا ستکثرتم من الانس۔ تم نے عوامی طاقتوں کو زیر کر لیا ہے اور اُن سے بہت سے استفادے کئے ہیں۔ ایسے استفادے جو استحصال کہلاتے ہیں۔ جو جائز نہیں ہیں۔ یہ ایک دور تو وہ تھا۔ جو جنگ عظیم سے پہلے کا دَور تھا جبکہ اشتراکی نظام مقابل پر ابھرا نہیں تھا اور اُس وقت ایک ہی CAPITALIST نظام تھا جو ساری دنیا کو زیر کئے ہوئے تھا۔ ایک اب وہ دور ہے جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں اس میں پھر CAPITALISTIC نظام اکیلا رہ گیا ہے۔ اور اکثر عوامی نظام کو اس نے زیر منقار کر لیا ہے اپنی لگام کے نیچے لے لیا ہے وقال اولیاءُھُم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعضٍ یہ ذکر چل رہا ہے قیامت کے دن اِن دونوں گروہوں کو سزا دی جائے گی یہ پس منظر ہے اس آیت کا۔ اُس وقت خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو عوام الناس تھا ہیں وہ یہ عرض کریں گے کہ اے خدا یہ لوگ غالب تھے اور طاقتور تھے۔ انہوں نے ہمارا استحصال کیا۔ اور اُس استحصال کے نتیجے میں ہم سے بدیاں سرزد ہوئیں۔ ہم اِن کے پیچھے چل پڑے اور اس معاملے میں ہم مجبور تھے اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قال النار مثواکم خالدین فیھا اِلّا ما شاء اللہ۔ کہ یہ کوئی ایسی مجبوری نہیں ہے جس کے نتیجے میں انسان خدا کو چھوڑ دے اور راہ راست سے ہٹ جائے۔ اس لئے اگر دُنیا میں اِنہوں نے تمہارا استحصال کیا تو اُس کا یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے کہ تم گناہوں پر مجبور ہو گئے اور صراط مستقیم چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ اس لئے یہ عذر قبول نہیں ہوگا۔ گمراہوں کی یہ دُعا ہمارے لئے ایک عبرت ہے۔ بہت سے ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم چونکہ بڑے لوگوں کے تابع ہیں اُن کے ہاتھوں مجبور ہیں اس لئے ہم اپنے گناہوں کی پاداش نہیں دیکھیں گے ہم اپنے گناہوں کی سزا نہیں پائیں گے کہ ہم تو مجبور تھے۔ اللہ تعالیٰ اِس عذر کو ردّ فرما رہا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ہر انسان اپنا خود ذمہ دار ہے۔ اگر کسی بڑے آدمی کے پیچھے لگ کر تم بدی کرو گے تو یہ کہنا کافی نہیں ہوگا کہ ہم بڑے آدمی کے اشرہ کے نیچے مجبور تھے

ایک دُعا سورہ اعراف کی آیت ۱۲ تا ۱۹ میں ہے یعنے دُعا تو آیت ۱۵، ۱۶، ۱۷ ہیں اور ۱۸ میں درج ہے لیکن آیات جو درج ہیں یہاں یہ ۱۲ تا ۱۹ ہیں۔ دعا یہ ہے قال انظرنی اِلیٰ یوم یبعثون یہ شیطان کی دُعا ہے اب اندازہ کریں کہ دعاؤں کا مضمون کتنا پھیلا ہوا ہے نعمتوں کی دعائیں کرنے والوں میں سر فہرست حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں پھر فرشتے ہیں پھر خدا کے دیگر انبیاء اور نیک لوگ ہر قسم کے اور مغضوب اور ضالین کی دعا کرنے والوں میں سر فہرست شیطان ہے اُس کی دُعا بھی محفوظ فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ تمہیں اس شیطان سے واسطہ ہے کونسی دُعا تمہیں نہیں مانگنی چاہیے اور جس قسم کے شتر سے تمہیں واسطہ پڑ گیا اس کی کیفیت کیا ہے وہ اپنے لئے خدا سے کیا مانگ بیٹھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایک مدت کے لئے اُس کی یہ دُعا قبول بھی فرما چکا ہے۔ اس لئے ہمیں بہت ہی کھلے لفظوں میں متنبہ فرما دیا گیا ہے۔ فرمایا۔ شیطان نے کہا انظرنی الی یوم یبعثون اے خدا مجھے اُس دن تک مہلت دے دے جس دن سب لوگ اٹھا کر تیرے حضور حاضر کئے جائیں گے قال اِنّک من المنظرین۔ فرمایا ہاں تجھے مہلت دی جاتی ہے تو بعض دفعہ بد دعا بھی قبول ہو جاتی ہے اور یہ کہنا کہ ہم نے فلاں دعا مانگی اور قبول ہو گئی صرف یہی کافی نہیں ہے اگر بددُعا قبول ہو تو بہت بڑی لعنت ہے۔ اگر نیک دعائیں قبول ہوں تو پھر قربت کا نشان ہے نہ کہ بددُعاؤں کا قبول ہو جانا۔ اور بددعاؤں کے قبول ہونے کی بھی بعض حکمتیں ہیں۔

بہرحال خدا نے وہیں فرما دیا کہ ہاں تجھے چھٹی ہے۔ قال فبما اغویتنی لاقعدنّ لھُم صراطک المستقیم۔ اُس نے کہا اچھا اگر مجھے اجازت ہے تو میں بتاتا ہوں کہ میں کیا کروں گا چونکہ تو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے اور ساتھ ہی اجازت دیدی ہے کہ میں تیرے بندوں کو بھٹکاؤں اس لئے لا قعدنّ لھم صراطک المستقیم۔ میں صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور ہر وہ شخص جو صراط مستقیم سے گذر رہا ہوگا اُس کو بھٹکانے کی کوشش کروں گا۔ تو دیکھیں جب ہم دُعا کرتے ہیں اھدنا الصراط المستقیم۔ تو یہ کافی نہیں ہے۔ تبھی اس کے بعد یہ تشریح آتی ہے۔ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ راستہ تو سیدھا ہے مگر اُس سیدھے راستے پر بھٹکانے والے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

وسوسے پیدا کرنے والے بھی بیٹھے ہوئے ہیں

طرح طرح کے عذر تراش کر یہ سمجھانے والے بھی بیٹھے ہیں کہ یہ کرو تو کوئی حرج نہیں وہ کرلو تو کوئی حرج نہیں۔ اتنی سی بات سے کیا ہوتا ہے۔ تو صراط مستقیم پر جگہ جگہ اُسی طرح یہ شیطان بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح بعض دفعہ عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے رستہ میں بیٹھے ہوئے فقیر ملتے ہیں اور طرح طرح کے بہانے بنا کر یہ انسان کو بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ راز ہم پر کھول دیا ہے اگر یہ چھپا رہتا تو ہمارا دھوکہ کھانا شاید کوئی عذر رکھتا۔ لیکن یہ سب کچھ بیان ہونے کے بعد ہمارا پھر آنکھیں کھول کر دھوکہ کھانا یہ ہمارے گناہوں کی شدت کو بڑھا دیتا ہے۔ کہتا ہے پھر میں کیا کروں گا۔ ثُمّ لاٰتینّھم من بین ایدیھم ومن خلفھم میں پھر اُن کے آگے سے بھی آؤں گا اور پیچھے سے بھی آؤں گا۔ یعنے پیچھا ہی نہیں چھوڑوں گا صرف رستے پر بیٹھا نہیں رہوں گا بلکہ ساتھ ساتھ بھاگوں گا۔ اور میں نے دیکھا ہے بچپن میں ایسے فقیر بڑا تنگ کیا کرتے تھے جن کو اگر کچھ نہ دو تو وہ آگے بھی ہوتے تھے پیچھے بھی ہوتے تھے۔ رستے روکتے تھے پیچھے سے دامن پکڑتے تھے اور لوگوں کا پیچھا چھوڑتے نہیں تھے جب تک اُن کو کچھ مل نہ جائے۔ تو خدا نے شیطان کا بھی ویسا ہی نقشہ کھینچا ہے کہ صراط مستقیم پر بیٹھا نہیں رہے گا ساتھ ساتھ دوڑیگا اور کبھی سامنے سے آکر کوئی بات کرے گا کبھی پیچھے سے آکر کان میں کچھ پھونکے گا اور مجبور کرے گا کہ تم اُس کی بات مان کر صراط مستقیم سے ہٹ جاؤ اور ٹھوکر کھا جاؤ۔ ومن خلفھم ومن ایمانھم وعن شمائلھم پھر کبھی وہ دائیں طرف سے بھی آئے گا اور کبھی بائیں طرف سے بھی آئیگا۔ دائیں طرف سے مراد یہ ہے کہ دین پر کھلے کھلے حملے کرے گا۔ اور بائیں طرف سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی لالچیں دے گا کیونکہ بائیں طرف دنیا کا نشان ہے اور دائیں طرف دین کا نشان ہے غرضیکہ ہر طرح سے وہ شکلوں میں مبتلا کر دے گا۔ ولا تجدُ اکثرھم شاکرین یعنے شیطان یہ بتائے گا کہ میں یوں کروں گا اور یوں بھی کروں گا اور پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ میں تجھے بتا دیتا ہوں کہ تو اُن میں سے اکثر لوگوں کو شکر گذار نہیں پائے گا۔ قال اخرج منھا مذءُوماً مدحورا

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ۔ خدا نے فرمایا کہ اے شیطان تو میرے دربار سے باہر نکل جا۔ تیری ہمیشہ مذمت کی جائے گی اور تو درگاہ سے راندہ ہوا ہے پس جو بھی تیری پیروی کریگا اُس کا بھی ویسا ہی حال ہوگا۔ اور میں تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

یہاں ایک بہت ہی پتے کی بات شیطان نے بیان کر دی جس سے مومن کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جس طرح لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ تو نے حکمت کی باتیں کس سے سیکھیں۔ اُس نے جواب دیا کہ بیوقوفوں سے۔ تو بعض دفعہ شیطان سے بھی کوئی ایسی بات نکل جاتی ہے جس سے مومن فائدہ اُٹھا لیتا ہے۔ اوّل تو اس کا سارا بیان خدا نے ریکارڈ کر دیا اور ہمارے سامنے رکھ دیا کہ یہ باتیں ہیں جن کے متعلق میں اس کو اجازت دے بیٹھا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے اُس نے آخری نتیجہ یہ نکالا ہے وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ کہ اے خدا تو اُن میں سے اکثر کو شکر گذار نہیں دیکھے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ شکر گذار انسان ٹھوکر نہیں کھا سکتا کوئی ایسا شخص جو احسان مند ہو اور اس کے اندر احسان مندی کا جذبہ پایا جاتا ہو اور اُس کے دل میں کسی محسن کے احسانات کا احساس رہے وہ شخص اس طرح حد سے نہیں گذر سکتا کہ محسن کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ بعض انسان ایسے ہیں جو احسان فراموش ہوتے ہیں اُن سے آپ ساری عمر احسان کا سلوک کریں ذرا سا منہ موڑیں تو وہ اُس کے نتیجے میں آپ کے خلاف ہو جاتے ہیں اور بعض آپ کو گزند بھی پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں ایک فارسی کا شعر اس مضمون کا بہت ہی اچھا ہے اُس میں بتایا گیا ہے کہ دیکھو کُتا ایک ایسا جانور ہے کہ تم اُس کو ایک دفعہ روٹی کا ٹکڑا ڈال دو۔ پھر اس کو سو دفعہ مارو لیکن وہ تم پر حملہ نہیں کرے گا۔ لیکن بعض انسان ایسے بدنصیب ہیں کہ ان کو سو دفعہ روٹی ڈالو ایک دفعہ اُن سے منہ موڑ لو تو وہ تم پر بھونکنے لگتے ہیں اور تمہارے خلاف ہو جاتے ہیں اور تم سے بدلے اُتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو شیطان نے بہت پتے کی بات کہی ہے تبھی خدا نے اس کو محفوظ کر لیا اور ہمیں شیطان سے بچنے کی راہ سکھا دی۔ وہ شخص جو احسانات کے نتیجے میں دیندار ہو جاتا ہے اُس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ اپنے محسن کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔

یہی وہ انسان ہے جو چاروں طرف سے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں سے اللہ تعالیٰ کے احسانات سے گھرا ہوا ہے۔ اُس کے اوپر بھی احسانات ہیں اور اُس کے نیچے بھی احسانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ توجہ دلا رہا ہے کہ شیطان ایسے شخص پر حملہ نہیں کر سکتا جو اُن احسانات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے والا ہے۔ کیونکہ شیطان کہتا ہے میں دائیں طرف سے بھی حملہ آور ہوں گا۔ دائیں طرف سے بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا احساس اُس کا دفاع کر رہا ہوگا وہ کہتا ہے میں سامنے سے آؤں گا۔ سامنے سے بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا احساس اُس کا دفاع کر رہا ہوگا اسی طرح آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے احسانات انسان کو گھیرے ہوئے ہیں اور ایک احسان مند ہونے والا دل کبھی بھی اس کے نتیجے میں شیطان کے حملے کا نشانہ نہیں بن سکتا۔ تو شیطان نے پتے کی بات یہ کہی کہ میں ناشکروں پر حملے کروں گا اور جتنے ناشکرے ہیں وہ میرے غلام بن جائیں گے۔ اور یہ بات درست ہے۔

گناہ کا آغاز ناشکری سے ہوتا ہے

اور ناشکری کا انجام وہی ہے جس طرح قرآن کریم میں بیان فرمایا گیا کہ تم سب سے پھر میں جہنم کو بھر دوں گا۔ ایک دوسری جگہ اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ جو میرے عبد ہیں اُن پر تو غالب نہیں آ سکے گا جو چاہے کر لے۔ اور عبد سے مراد وہی ہے کہ جو احسان مند لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھ کر اُس کے غلام ہو جاتے ہیں۔

ایک اور دُعا ہے سورۃ اعراف آیات ۳۸ تا ۴۰ میں ان میں دُعا والا مضمون یہ ہے۔ قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ۔ فرمایا کہ جب ایک امت ایک قوم بعض گروہ جب تیرے داخل ہوں گے جہنم میں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ کہ اے لوگو تم اپنے ہی جیسی ایک اور امت کے مقام میں داخل ہو جاؤ تم سے پہلے بھی کچھ لوگ ایسے گذرے تھے جو تمہارے جیسے اعمال کیا کرتے تھے، اُن کا جو ٹھکانا ہے وہی تمہارا ٹھکانا ہے یعنی خدا دنیا میں مختلف زمانوں میں آنے والے انسانوں سے ناانصافی نہیں کریگا۔ جن اعمال کے نتیجے میں پرانے زمانوں میں بعض لوگ کسی خاص انجام کو پہنچے ویسے اعمال کرنے والے خواہ جب بھی آئیں گے بالآخر اُن کا بھی وہی مقام ہوگا۔ فرمایا كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا اور اس حال میں وہ لوگ داخل ہوا کریں گے کہ جب بھی کوئی لوگ داخل ہوں گے تو اپنے جیسوں پر لعنت بھیجیں گے جس طرح مومن جب جنت میں داخل ہوں گے تو سلام کہا کریں گے اُسی طرح جہنم میں جانے والے اپنے ساتھیوں پر لعنت بھیجیں گے۔ حَتَّى إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا یہاں تک کہ جب وہ سب اکٹھے ہو جائیں گے۔ قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ اُس وقت بعد میں آنے والے اپنے پہلے آنے والوں کے متعلق اپنے رب سے یہ عرض کریں گے کہ اے خدا یہ وہ شیطان لوگ ہیں جن کے پیچھے چل کر ہم نے اپنا دین بھی گنوایا اور اپنی دنیا بھی گنوائی۔ یہ وہ بدبخت ہیں جن کو ہم نے اپنا امام بنا لیا تھا پس ان کو دوہرا عذاب دے اور یہ بھی ایک خاص گناہگار کی فطرت کا اظہار ہے ایک مومن تو یہ دُعا کرتا ہے کہ اے خدا بخش دے معاف کر دے۔ اور جو شیطان صفت لوگ ہیں اُن کو مزا اور ہی طرح آتا ہے اُن کو اگر اپنی بخشش میں مزا نہیں تو دوسرے کے زیادہ عذاب میں مزا ہے اپنی دنیا کی زندگیوں میں بھی اُن کا یہی طریق ہوا کرتا تھا کہ کسی کے دُکھ کو دیکھ کر ان کو سکون ملتا تھا۔ تو جہنم میں جا کر بھی اُن کا مزاج نہیں بدلے گا۔ وہ یہ نہیں کہیں گے کہ اے خدا اُن بدبختوں نے ہمیں گمراہ کیا اس لئے ہمیں معاف کر ہم سے رحم کا سلوک فرما۔ وہ کہیں گے اچھا پھر ان کے دوہرے عذاب کا مزا ہمیں چکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائے گا لِكُلٍّ ضِعْفٌ دیکھو دونوں کے لئے دوہرا ہی عذاب ہے۔ وَلَكِنْ لَا تَعْلَمُونَ لیکن تم اس بات کو سمجھتے نہیں۔ دونوں کے لئے دوہرا عذاب کیوں ہے ایک دوسرے کے لئے گمراہی کا موجب بنا اور ایک نے گمراہی اختیار کی۔

سوال یہ ہے کہ اس کا یہ جواب کیوں دیا گیا کہ دونوں کے لئے دوہرا عذاب ہے لیکن تم نہیں جانتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی کی پیروی کرتے ہوئے ایک برا نمونہ پیش کرتا ہے وہ محض کسی برے نمونے کے پیچھے چلنے والا نہیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے خود بھی وہ ٹھوکر کا سامان بن جاتا ہے۔ تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے ان کی پیروی کی اس لئے ان کو دوہرا عذاب دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم تو پیروی کر کے اب میرے حضور حاضر ہو گئے لیکن تم نہیں جانتے کہ تم نے کتنے بد نمونے پیچھے چھوڑے ہیں اور کتنی آنے والی نسلوں کی گمراہی کے سامان پیدا کئے ہیں اس لئے جس دلیل سے تم کہتے ہو کہ ان کو دوہرا عذاب دے یہی دلیل تمہارے دوہرے عذاب کا بھی مطالبہ کرتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہرگز ظلم کرنے والا نہیں ہے خدا تعالیٰ جب گمراہوں اور مغضوبوں سے باتیں کرتا ہے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو ٹوک جواب دے دیا کوئی دلیل نہیں۔ لیکن جب آپ گہری نظر سے دیکھیں تو

خدا کے دو ٹوک جواب میں گہری حکمت کار فرما ہوتی ہے

اور بہت ہی پر شوکت اور پر حکمت کلام ہے چنانچہ یہ بات سن کر پھر خدا فرماتا ہے۔ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ۔ کہ دیکھ لیا تم نے تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں دی گئی، تم سے کوئی غیر معمولی سلوک نہیں کیا گیا اب آؤ مل کر ہم اُس عذاب کو چکھیں جو ہم نے بھی کمایا تھا اور جو تم نے بھی کمایا ہے۔

سورۃ الانفال آیت ۳۱ تا ۳۴ میں سے ایک آیت میں یہ دُعا ہے:۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ کہ کتنے ایسے بدبخت لوگ ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین میں سے۔ کیونکہ اُن کا ذکر ہو رہا ہے جو یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے اللہ اگر واقعی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں اور تو نے ان کو حق عطا کیا ہے۔ یہ حق تیری طرف سے ہے فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ۔ تو ہم پر پھر آسمان سے پتھروں کی بارش نازل فرما یا اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔ یا ہمیں بہت ہی دردناک عذاب دے۔

یہ دُعا کفارِ مکہ کی دُعا ہے اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ابوجہل نے یہ دُعا کی تھی اور یہ کہا تھا کہ جس بندے کا میں انکار کر بیٹھا ہوں مجھے اتنا یقین ہے کہ یہ جھوٹا ہے کہ میں بڑی دلیری کے ساتھ تجھے مخاطب کرکے کہتا ہوں کہ اے خدا اگر تو نے اس کو سچ عطا کیا ہے تو پھر آسمان سے بے شک مجھ پر پتھروں کی بارش نازل فرما اور جو بھی دردناک عذاب ہو سکتا ہے مجھ پہ پہنچے۔

ایک دفعہ ایک بادی نے بنو عباس کے ایک خلیفہ کو یہ طعنہ دیا کہ تم لوگ، جو قریش مکہ بن کر اپنی فضیلتوں کے قصے سنایا کرتے تھے خدا نے ہم پر تمہارا حال کھول دیا ہے۔ تم بڑے ہی بیوقوف لوگ ہو اور قرآن کریم نے تمہاری بیوقوفی پر بیشہ کیلئے گواہی دے دی ہے۔ اُس نے تعجب سے پوچھا کہ کون سی گواہی۔ اُس نے کہا تم میں سے سب سے بڑا صاحب حکمت ابوالحکم ہی تھا نہ۔ جس کو خدا نے بعد میں ابوجہل قرار دیا اور ابوالحکم کا حال یہ تھا کہ خدا سے اس نے یہ دُعا کی کہ اے خدا اگر محمد مصطفیٰ کو تو نے حق عطا فرمایا ہے تو پھر ہم پر پتھروں کی بارش نازل فرما۔ وہ بڑا پاگل آدمی تھا اس کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ اے خدا اگر حق ہے تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اس حق کو قبول کرلیں۔ یہ کہنا چاہئے تھا کہ اگر یہ جھوٹا ہے تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کو نہ مانیں۔ لیکن اگر حق ہے تو پھر ہم پہ رحم نہیں نازل فرما۔ اور ہمیں توفیق عطا فرما۔ یہ دُعا مانگ بیٹھا کہ اگر حق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش نازل فرما۔ لیکن یہ جو ابوجہل کی فطرت ہے یہ ہر زمانہ میں دُہرائی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہم نے دیکھے ہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق خدا آسمان سے اُتر کر ہمیں کہے کہ یہ سچا ہے تب بھی ہم نہیں مانیں گے۔ تو یہ جو فطرت ہے بغاوت کی یہ شیطانی فطرت ہے۔ اور خدا آسمان سے خود اُتر کر کہے کہ یہ سچا ہے تو ہم نہیں مانیں گے۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے جو شیطان کا مکالمہ گزر چکا ہے اس میں یہ بات کھل کر ثابت ہو چکی ہے۔ شیطان جانتا تھا کہ خدا حق ہے۔ اور شیطان جانتا تھا کہ خدا نے آدم کو حق قرار دیا ہے۔ اور اس کے باوجود وہ دیکھو کیسی بڑھ بڑھ کر باتیں کرتا ہے اور کہتا ہے اے خدا میں پھر بھی نہیں مانوں گا اور تو مجھے مہلت دے تاکہ قیامت تک میں ان لوگوں کے رستے پر بیٹھوں۔ اس دُعا سے یہ معاملہ بھی سمجھ آگیا کہ شیطان ان لوگوں کے بھیس میں ان رستوں پر بیٹھا کرتا ہے۔ ہر نبی کے دور میں جیسے آدم کے دور میں بیٹھ کے ایک شیطان نے خدا سے یہ مکالمہ کیا۔

گویا ایسے ابلیس پیدا ہوتے رہتے ہیں

جو بعینہٖ یہی بات کہتے ہیں کہ اے خدا تو نے ہمیں بتا دیا تب بھی ہم نہیں مانیں گے اور آدم کی کہانی ہر دور میں دُہرائی جاتی ہے۔ پس ان مغضوب علیہم کی دُعاؤں سے اور جو مکالمہ انہوں نے خدا سے کیا مخالفت کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمیں نصیحتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے استفادہ کی توفیق بخشے۔

سورۃ یونس آیت ۲۲ تا ۲۴ کی ایک دُعا ہے جو مغضوب علیہم کی طرف منسوب ہے۔ مغضوب علیہم کا مضمون تو ہے لیکن یہ ذرا مضمون میں چھپا ہوا لپٹا ہوا مضمون ہے۔ فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکیوں اور سمندروں میں سفروں پر لے جاتا ہے۔ اور سفر کی سہولتیں تمہیں عطا فرماتا ہے۔ حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ وَجَرَیْنَ بِھِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَۃٍ۔ اور وہ کشتیاں ٹھنڈی خوشگوار ہوائیں ساتھ لے کر ان کو لے کر سفر پر روانہ ہوتی ہیں۔ وَفَرِحُوْا بِھَا اور وہ اس سے بہت خوش ہو جاتے ہیں جَآءَتْھَا رِیْحٌ عَاصِفٌ تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ہوا میں تیزی آجاتی ہے۔ اور تمک ہو ایسی چلنے لگتی ہیں۔ وَجَآءَھُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ اور ہر طرف سے موج در موج طوفان اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے موجیں اُن کو گھیر لیتی ہیں۔ وَظَنُّوْا اَنَّھُمْ اُحِیْطَ بِھِمْ اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہم ان موجوں کے گھیرے میں آچکے ہیں۔ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وہ اُس وقت پورے اخلاص کے ساتھ اپنے دین کو سچا قرار دیتے ہوئے خدا سے یہ عرض کرتے ہیں لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ۔ اے خدا اگر اس بار اس مصیبت سے تو ہمیں نجات بخش دے تو ہم یقیناً تیرے شکر گزار بندے بن جائیں گے۔ فَلَمَّآ اَنْجٰھُمْ اِذَا ھُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اُن کو نجات بخش دیتا ہے۔ تو وہ دُنیا میں اُسی طرح ناحق بغاوت کرتے پھرتے ہیں۔ جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ اور خدا کے معصوم بندوں کو ستاتے ہیں۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ مَّتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُکُمْ فَنُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ اے لوگو تم لوگ تمہاری بغاوت بالآخر تمہارے ہی خلاف ہوگی مَتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ اور یہ جو نفع کی باتیں کرتے ہو یہ تو عارضی دُنیا کا نفع ہے بالآخر تم ہماری طرف لوٹ کر آنے والے ہو اور تب ہم تمہیں بتائیں گے کہ تمہارے اعمال کی کیا حقیقت تھی۔

اس دُعا کو مغضوب علیہم کی دُعاؤں میں نے اس لئے کہا ہے کہ بالآخر یہ لوگ اپنے وعدوں سے ٹل جاتے ہیں اور ہٹ جاتے ہیں۔ مگر مصیبت کے وقت کی یہ دُعا بذات خود مغضوب علیہم کی دُعا نہیں ہوا کرتی میں نے کہا کہ یہ لپٹی ہوئی سی دُعا ہے۔ ہر وہ شخص جو نیک ہو یا بد ہو جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اسی قسم کی دُعائیں کیا کرتا ہے۔ لیکن بعض ان میں ایسے ہیں جو مغضوب بنتے ہیں۔ جو جھوٹے ہیں دھوکہ دینے والے ہیں۔ خدا سے وعدے کرتے ہیں اور پھر اُن وعدوں سے ہٹ جاتے ہیں۔ اُن لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی بھی دُعائیں قبول کر لیا کرتے ہیں۔ میں یہاں یہ مضمون سمجھانے کی خاطر میں یہ دُعا آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ ایسی دُعا جو مصیبت کے وقت کی جائے بعض دفعہ وہ اس قدر سچی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس پر گویا اثر دیتا ہے نہ یہ کہ خدا وہ دُعا کی گئی تھی۔ واقعۃً دل کی کیفیت یہی ہوتی ہے۔ اور چونکہ وہ کیفیت ایسی ہے جس کو خدا تعالیٰ ردّ نہیں فرمایا کرتا۔ اس لئے اس علم کے باوجود کہ یہ کیفیت بدل جائے گی اُس وقتی کیفیت پہ احسان فرماتے ہوئے اُس دُعا کو قبول کر لیتا ہے۔ پس بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بد ہیں تب بھی ہماری دُعائیں تو قبول ہو جاتی ہیں اُن کو دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اتنا رحم فرمانے والا ہے کہ جب ایک انسان ایک اضطرار کی حالت میں دُعا کرتا ہے اور وقتی طور پر مخلص ہوتا ہے۔ تو

اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کو ردّ نہیں کر سکتی۔

یہ مضمون آپ نے اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی دیکھا ہوگا۔ بعض لوگ بار بار شرارت کرتے ہیں۔ لیکن جب پکڑے جائیں تو واقعی ایسی عاجزی کی کیفیت اختیار کر بیٹھتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں وہ تھر تھر کانپتے ہیں پاؤں کو جھک جھک کر ہاتھ لگاتے ہیں کہ خدا کے لئے اس دفعہ معاف کردو۔ آئندہ ہم نہیں ایسا کریں گے۔ اگر پتہ بھی ہو آپ کو کہ آئندہ پھر بھی کریں گے وہ عاجزی اور انکساری کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ ایک شریف انسان اس کو ردّ نہیں کر سکتا۔ پس اگر ایک عام انسان بھی اس الحاح سے متاثر ہو جاتا ہے اس عاجزی سے متاثر ہو جاتا ہے تو خدا تو بہت زیادہ غفور الرحیم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کو پتہ نہیں۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ پھر یہی حرکتیں کریں گے۔ لیکن ساتھ ہی بتا دیا کہ آخر ہمارے پاس آنا ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ بھاگ کے تم کہیں جا نہیں سکتے۔ چونکہ انجام بالآخر میرے پاس ہوتا ہے اس لئے مجھے اس سے جلدی کوئی نہیں پڑتا جاہئے میں دیکھ دفعہ معاف کردوں پھر فیصلہ کروں۔ چونکہ مجھ تک پہنچنے والے ہیں۔ آخری فیصلہ قیامت کے دن کروں گا۔ جب سب کے اعمال میرے حضور پیش کئے جائیں گے

وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے ایک دُعا کے ذکر کے بعد میں آج کا خطبہ ختم کروں گا۔ فرماتا ہے۔ وجاوزنا ببنی اسرائیل البحر فاتبعھم فرعون وجنودہ بغیًا وّعدوًا حتّی اذا ادرکہ الغرق قال آمنت انّہ لا الٰہ الّا الّذی آمنت بہ بنوا اسرائیل وَ انا من المسلمین قال آلئٰن وقد عصیت قبلُ وکنت من المفسدین۔ فرماتا ہے کہ جب ہم نے بنو اسرائیل کو سمندر کے پار اُتار دیا اور فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ اُس کی پیروی کی اور بغاوت کی باتیں کرتے ہوئے اور دشمنی کے ارادے لے کر اُن کے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب اُس کے غرق ہونے کا وقت آپہنچا۔ اُس وقت اُس نے یہ دُعا کی۔ لا الٰہ الّا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بنو اسرائیل جس خدا پر ایمان لائے ہیں اُس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ وَ اَنا من المسلمین۔ اور میں مسلمان ہوتا ہوں۔ تب خدا نے فرمایا آلئٰن۔ کیا اب جب کہ تیرے غرق ہونے کا وقت آپہنچا ہے وَ قد عصیتَ اور تو اس سے پہلے ساری عمر نافرمانی میں گزار چکا ہے۔ وَ کنتَ من المفسدین اور تو ہمیشہ فساد کرنے والوں میں سے رہا۔

اِس دُعا کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے اس دُعا کو بھی مشروط رنگ میں قبول کرلیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ اِس وقت آخری لمحے میں اُس کو دُعا کا کوئی حق نہیں تھا۔ اُس کی ساری عمر بدیوں میں گزری۔ ساری عمر بغاوت میں کٹی۔ اب جبکہ موت سر پر آکھڑی ہوئی بلکہ ڈوب رہا ہے اُن لمحوں میں جو وہ دُعا کرتا ہے اُس کی کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن اِس کے باوجود بعض دفعہ اُس دُعا میں ایک قدرت ایسی اضطرار کی پیدا ہو جاتی ہے کہ خدا اُس کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔ لیکن کسی حکمت کے تابع۔ فرمایا ہم نے اُس کو یہ جواب دیا آلئٰن کیا اب اِس وقت۔ پھر فرماتا ہے۔ فالیوم ننجّیک ببدنک۔ چلیں ہم تیرے بدن کو نجات بخش دیں گے۔ کیونکہ رُوح کے خوف سے تو تُو نے توبہ نہیں کی تھی۔ بدن کا خوف درپیش ہے تو توبہ کر رہا ہے۔ اس لئے اِس آخری توبہ میں روح کو تو نہیں بچاؤں گا لیکن تیرے بدن کو ضرور بچالوں گا۔ کس لئے؟ لِتکون لمن خلفک آیۃ تاکہ تو اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے۔ وَاِنّ کثیرًا من النّاس عن آیاتنا لغافلون۔ اور دُنیا میں اکثر ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نشانات سے غافل ہیں۔

اِس آیت سے مختلف مفسرین نے مختلف نتائج نکالے ہیں۔ ادرکہ الغرق کے مضمون میں وہ یہ سمجھتے ہیں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ خدا نے جب وہ غرق ہو رہا تھا تو اُس وقت کی یہ دُعا تھی اس لئے خدا نے صرف بدن کو بچایا یعنی لاش کو بچایا اور فرعون کو نہیں بچایا۔ وہ سمجھتے ہیں روح کے مقابل پر لاش سے مراد یہ ہے کہ وہ زندہ نہ رکھا گیا اور اُس کی دُعا اس رنگ میں قبول ہوئی کہ اُس کا بدن بعد میں باقی رہیگا۔ میرے دل میں ہمیشہ اس تفسیر کے بارے میں تردد رہا ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ فراعین مصر کی لاشیں تو ویسے ہی محفوظ کی جاتی تھیں۔ اس لئے خدا نے اس کی کیا دُعا سُنی۔ وہ تو دستور تھا اہلِ مصر کا۔ اپنے فرعون کی لاش کو ڈھونڈھ کر جب وہ پانی اُترا ہوگا تو انہوں نے ضرور اُس کی ممی بنالی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ ہم تیرے بدن کو محفوظ رکھیں گے اُس سے مراد اُس کی زندگی معیت بدن ہے۔ اور یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ روح نہیں بچیگی۔ یعنی جب وہ قیامت کے دن پیش ہوگا تو اس وقت گناہگاروں اور مجرموں کے طور پر اسے پیش ہونا ہوگا۔ لیکن چونکہ اُس نے عارضی زندگی کی خاطر دُعا مانگی ہے۔ اور روحانی زندگی کی خاطر نہیں مانگی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھے ہم عارضی زندگی عطا کرتے ہیں ہمیں اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پچاس سال ٹھہرو سو سال ٹھہرو۔ لیکن بالآخر اس کے نتیجے میں تجھے معاف نہیں کریں گے۔ کیونکہ جو گناہ تجھ سے سرزد ہو چکے ہیں آخری دم تک تو نے اُن سے توبہ نہ کی تھی۔ اس مضمون کی روشنی میں میرے ذہن پر ہمیشہ ہی اثر رہا کہ

فرعون کے متعلق جستجو کروں کہ واقعۃً اُس سے کیا ہوا۔

چنانچہ کچھ عرصہ پہلے انگلستان میں ایک انسائیکلوپیڈیا ایسا میرے ہاتھ آیا جس میں تفصیل سے اس فرعون کا ذکر تھا یعنی RAMESES THE SECOND (رعمیس ثانی) اور مجھے یہ معلوم کر کے بڑا تعجب ہوا کہ وہ اس واقعہ کے بعد پچاس ساٹھ سال تک زندہ رہا ہے۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ کیونکہ نوّے سال کی عمر اُس نے پائی اور بہت چھوٹی عمر میں اُس کا باپ فوت ہو گیا۔ حضرت موسیٰؑ کی زندگی کا اکثر حصہ اُس کے باپ کے زمانے میں کٹا ہے جو اور مزاج کا تھا۔ اس کی موت کے بعد یہ نوجوان تھا جب یہ بادشاہ بنا ہے۔ اور چونکہ یہ حضرت موسیٰؑ سے پہلے سے ہی حسد کرتا تھا۔ اور جانتا تھا کہ یہ بنی اسرائیل کا ایک لڑکا ہمارے دربار میں ہمارے بادشاہ کے گھر میں پل رہا ہے۔ اِس کی وجہ سے اُس کے دل میں حسد تھا۔ تو ذاتی انتقام کی خاطر بھی اُس نے بہت زیادہ شدت اختیار کی۔ جب یہ واقعہ ہوا ہوگا۔ جس وقت بھی ہوا ہے اُس وقت حضرت موسیٰ اپنی بڑی عمر کو پہنچ چکے تھے اور یہ شخص ابھی بالکل نوجوان تھا۔ اگر یہ اُس وقت غرق ہو جاتا۔ واقعۃً ڈوب کر مرچکا ہوتا تو اِس کی جو لاش ممّی کی ہوئی ملتی وہ نوجوانی کی لاش ہونی چاہیئے تھی۔ اِس کی جو لاش دریافت ہوئی ہے وہ ایک نوّے سالہ انسان کی لاش ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ لازماً اللہ تعالیٰ نے اس کو جب بدن کی نجات کا وعدہ فرمایا تو مراد تھا دُنیاوی زندگی کی نجات کا وعدہ ہے۔ خالی بدن کے رکھنے کا تو کوئی مطلب نہیں۔ اور فرمایا کہ یہ اِس لئے ہوگا کہ اُس کے بعد تو جب بھی مرے گا تیری لاش ہمیشہ کے لئے عبرت کے نشان کے طور پر محفوظ رہے گی اور پھر ہم دُنیا کو بتائیں گے کہ یہ وہ ظالم انسان تھا جس نے خدا سے ٹکر لی تھی۔

ایک اور وجہ بھی اِس کو لاش کو بچانے کی یہ نظر آتی ہے کہ اگر یہ ڈوب جاتا تو ممکن ہے پانی اُترنے کے بعد اِس کی لاش ڈھونڈھنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن اس کا بہت کم امکان تھا۔ کیونکہ سمندر میں ڈیلٹا کے پاس ایسی مچھلیاں ہوتی ہیں جو لاشوں کو کھا جاتی ہیں بڑی جلدی۔ اور پھر لہریں بھی بہا کے کہیں سے کہیں لے جاتی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے جب فرعون ڈوبنے لگا ہے جب اُس نے دُعا کی ہے تو اُس کے حواری موالی اُس کے ساتھی زور مارتے رہے ہیں کہ کسی طرح اُس کو بچالیں۔ اور بالآخر اُس کو دُنیا کی زندگی کی نجات مل گئی تھی۔

دُعا کے مضمون کے لحاظ سے آخری نتیجہ یہ نکالنا چاہیئے کہ

آخری سانس کی دُعائیں قبول نہیں ہُوا کرتیں۔

اس لئے توبہ کے لئے وہ وقت ہُوا کرتا ہے جب توبہ کے بعد بھی ایک زندگی گزرنی ہو۔ اگر توبہ ایسے وقت میں ہو جب کہ انسان اپنے آخری وقت کو پہنچ چکا ہو تو ایسی توبہ قبول نہیں ہُوا کرتی۔ اس لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مغضوب علیہم کی طرح اُس وقت توبہ کی توفیق نہ بخشے جب کہ توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہوں۔ بلکہ زندگی میں توبہ کی توفیق بخشے اور توبہ کی دُعا کرتے وقت اِن سب بدنصیبوں کے انجام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ یہ دُعا کیا کریں کہ اے خدا ہم اِس وقت مخلص ہیں لیکن تو نے ہمیں بتایا ہے کہ بعض مغضوب علیہم بھی تو مخلص تھے۔ تو نے ہمیں بتایا ہے کہ بعض گمراہ بھی تو دُعا کرتے وقت مخلص تھے۔ اِس لئے ہم نہیں جانتے کہ ہمارا کیا انجام ہوگا۔ اِس لئے ہم تیرے حضور جھکتے ہوئے عاجزانہ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے اس اخلاص کو عارضی نہ بنا دینا۔ اُن بدنصیبوں میں ہمیں شامل نہ کرنا جن کے وقتی اخلاص کے پیشِ نظر تو نے اُن کی التجاؤں کو قبول فرما لیا۔ لیکن جب مہلت دی تو وہ دوبارہ ویسے ہی کاموں میں پڑ گئے۔ اِس لئے ہمیں ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما جو تیرے حضور دائمی ٹھہرے اور جب بھی ہم سے دوبارہ غلطی سرزد ہو مجرموں کی طرح ہم سے صرفِ نظر نہ کرنا بلکہ اس طرح صرفِ نظر فرمانا جس طرح اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے تو اُن سے صرفِ نظر کیا کرتا ہے۔ پس اُمید ہے کہ ہم جب اس مضمون کو ختم کریں گے تو ہماری انعمت علیہم کی دُعاؤں میں ایک نئی جِلا پیدا ہو جائے گی۔ ہمیں معلوم ہو چکا ہوگا کہ انعام یافتہ لوگوں کی دُعائیں کیا رنگ رکھتی ہیں اور مغضوب علیہم کی دُعائیں کیا رکھتی ہیں۔ یہ دُعا قبول ہوتی ہے تو کیوں ہوتی ہے۔ وہ دُعا قبول ہوتی ہے تو کیوں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسی صراطِ مستقیم جس پر ہر چند کہ شیطان بیٹھا ہُوا ہے مگر ہم اُس کے شکرگزار بندوں کی طرح اُس پر قدم ماریں اور کبھی بھی شیطان ہمارے شکر پر حملہ نہ کر سکے۔ کیونکہ وہی ہمارا دفاع ہے۔ اگر ہم شکر سے عاری ہو گئے تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ ایسی صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس پر انعام یافتہ بندے دُعائیں کرتے ہوئے چلتے رہے۔ اور بالآخر اپنی مُراد کو پہنچے۔

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء

قسط ۲

ہستی باری تعالیٰ

عباد اللہ پر خدا تعالیٰ کا ظہور اسکی ہستی کا ثبوت

از محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا کا نشان دیا گیا تو ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کا معجزہ عطا کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"موسیٰ کا عصا بے شک بڑے بھاری نشانات کا حامل تھا مگر آج دنیا میں کہیں موسیٰ کے عصا کا نشان نہیں وہ عصا موسیٰ کے ہاتھ میں رہا اور موسیٰ کی وفات کے ساتھ ہی اس کی نشان نمائی کا معجزہ ختم ہو گیا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے وہ عصا عطا فرمایا جس پر انسان کی موت، اور زمانہ کی گردش کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ جسے دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بھی توڑنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔ اس عصا کو نہ کوئی زمینی کیڑا کھانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ کوئی آسمانی صاعقہ اسے صفحۂ ہستی سے معدوم کر سکتا ہے وہ عصا جو آج بھی کفر کے سر کو پاش پاش کر رہا ہے اور قیامت تک شیطان کے پھیلائے ہوئے جالوں کو اور ان رسیوں کو نگلتا چلا جائیگا قرآن کریم ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔"

(تفسیر کبیر تفسیر سورۃ الشعراء ۲۵)

الغرض گو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اس وقت موجود نہیں لیکن قرآن کریم تو موجود ہے جو قیامت تک ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت دیتا رہے گا۔

قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے۔ قرآن مجید نے چیلنج دیا ہے کہ اگر کسی کو شبہ ہو کہ وہ خدا کا کلام نہیں تو وہ اس جیسی کی مثل پیش کرے۔ کیا بلحاظ اپنی فصاحت و بلاغت کے اور کیا بلحاظ اپنے علم و حکمت کے۔ کیا بلحاظ اپنی پُر شوکت پیشگوئی کے اور کیا بلحاظ اپنے پاکیزہ آثار کے کلام پاک کا کوئی ثانی نہیں

قرآن مجید فرماتا ہے:۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (۱۷:۸۹)

یعنی "تو انہیں کہہ کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی (یعنی بڑے لوگ بھی) اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکینگے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار کیوں نہ بن جائیں۔"

ایسے بے مثل و مانند کلام کا وجود جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ قرآن کریم میں ایسی سائنس کی باتیں بھی موجود ہیں جن کا انکشاف موجودہ زمانہ میں ہوا ہے۔ اگر کوئی خدا نہیں ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہالت کے زمانے میں یہ سائنس کی باتیں کیسے معلوم ہوئیں جن کا انکشاف صدیوں کے بعد ہوتا ہے۔

Monsieur Maurice Bucaille. نے بائبل قرآن اور سائنس پر فرانسیسی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا انگریزی ترجمہ علیگڑھ سے شائع ہوا ہے۔ وہ اس کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

"In view of the level of knowledge in Muhammad's day, it is inconceivable that many of the statements in the Quran which are connected with science could have been the work of a man."

یعنی "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو علم کا معیار تھا۔ اس کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ قرآن مجید میں سائنس کے متعلق جو بہت سی باتیں ہیں وہ کسی انسان کا کام ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہے

نیز آپ نے فرمایا:۔

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

یعنی قرآن کریم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے صرف برابر ہی نہیں بلکہ لاکھوں گنا بڑھ کر ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ مردوں کو زندہ کرنے والا اور زندگی کی تازہ روح پھونکنے والا ہے۔

قرآن کریم کے معجزہ سے تعلق رکھنے والا ایک موجودہ زمانہ کا واقعہ پیش کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ میں ہندوؤں کے ایک معزز فرد سوامی شوگن چندر صاحب نے لاہور میں جلسہ مذاہب عالم منعقد کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس میں اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق لکھنے کی دعوت دی۔ تقریروں کے لئے حسب ذیل پانچ سوالوں کے جوابات تجویز کئے گئے۔

(۱) انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔

(۲) انسان کی دنیوی زندگی کے بعد کی حالت

(۳) دنیا میں انسان کی زندگی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔

(۴) کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے؟

(۵) علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان پانچوں سوالات کے جوابات اس اصول کے ماتحت دیئے کہ ہر دعویٰ اور اس کی دلیل قرآن کریم سے ہی دی جائیگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب 'حقیقۃ الوحی' میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ میں جانتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ میں بغیر خدا کے بلائے کے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔ میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا۔ جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا۔ اور ایسی تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اس کی نقل تیار کرے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کیلئے ایک عالم وجد تھا اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہونگے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتحیاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں کہ جو گواہی دے رہے ہیں غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہو گئی کہ مضمون بالا رہا۔ یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی

تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مسلمان مخالف تھے۔ اور سب نے اپنی اپنی ناقہموں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جب کہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پر معارف تقریر کے پیرایہ میں اُن کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے منہ سے نکلی تھی)۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(حقیقۃ الوحی)

معزز سامعین! جس زمانہ میں جادو کو اہمیت حاصل تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایسا معجزہ دکھایا کہ جن کے سامنے چوٹی کے جادوگر عاجز آگئے۔ موجودہ علمی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایسا معجزہ دکھایا کہ قرآن مجید کی عظمت واضح طور پر دنیا پر ظاہر ہوگئی۔

اس کتاب کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور کئی ملکوں میں اس کو شائع کیا گیا ہے۔ ۱۹۸۹ء کا انگریزی ترجمہ جو لنڈن سے شائع ہوا ہے وہ حضرت چوہدری سر (SIR) محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور پاکستان کے وزیر خارجہ اور United Nations Genrel Assembly کے پریزیڈنٹ اور International Court of Justice, Hague کے پریزیڈنٹ رہ چکے ہیں نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس مضمون کو غیر معمولی مقبولیت حاصل رہی بلکہ اب بھی اس کے فیوض جاری وساری ہیں۔

الہ آباد کے ایک غیر از جماعت دوست مظہر الدین صاحب مرحوم نے کسی اخبار میں میرا نام پڑھ کر مجھے خط لکھا تھا کہ مجھے احمدیت کے بارے میں لٹریچر بھیجیں۔ خاکسار نے ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی میں بھیجا۔ بعد میں جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے یورپ میں اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی کتاب کا کچھ حصہ پڑھا تھا۔ بعد میں جس شخص کی وہ کتاب تھی انہوں نے لے لی اور میں نہیں جانتا تھا کہ کہاں سے یہ کتاب مل سکتی ہے انہوں نے کہا کہ عجیب اتفاق ہے۔ میں نے تم سے لٹریچر طلب کیا تو تم نے مجھے وہی کتاب بھیجی جس کو پڑھنے کے لیئے میں تڑپ رہا تھا۔ گو مظہر الدین صاحب نے بیعت نہیں کی تھی لیکن وہ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان پر قادیان تشریف لائے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت عشق کا اظہار کرتے تھے اور جب تک وہ قادیان میں رہے ہر روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر جاکر دعا کرتے تھے۔ اسی طرح ہمارے بزرگ بھائی محترم صدیق امیر علی صاحب مرحوم کیرلہ کے صوبائی امیر تھے وہ اس کتاب کے ذریعہ احمدیت کی طرف کھینچے گئے تھے وہ دکان سے کوئی چیز خرید کرنے آئے تھے تو دوکاندار نے اس چیز کو wrap کرنے کے لیئے جو کاغذ استعمال کیا تھا وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی کتاب کے اوراق تھے۔ ان صفحات کو پڑھا اور بہت متاثر ہوئے۔ اس دوکان کو پھر گئے اور دوکاندار سے کہا کہ تم نے جس کتاب سے یہ صفحات پھاڑے ہیں وہ کتاب مجھے دیجئے۔ میرے دادا جان حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین مرحوم بھی اسی کتاب کے پڑھنے سے احمدیت کی طرف راغب ہوئے تھے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"۱۹۱۳ء میں جب میری عمر 36 سال کی تھی قادیان سے ہمارے فرم کے نام Review of Religions نامی انگریزی رسالہ اُس کے مینجر کی طرف سے برائے اشتہار موصول ہوا۔ اس سے پیشتر قادیان کا نام میں نے کبھی سنا نہ تھا۔ مجھے مذہب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لیئے کئی روز تک وہ رسالہ میرے میز پر پڑا رہا۔ ایک دن اس کے آخری صفحہ پر The Teaching of Islam کتاب کے متعلق جو اشتہار دیا گیا تھا اس پر نظر پڑی جس میں کتاب کی بہت تعریف تھی۔ اس لیئے میں نے وہ منگوالی اس کتاب سے مجھ پر ایسا معجزانہ اثر ہوا کہ میرے دل میں ایک نئی روح پھونکی گئی۔

(صداقتِ احمدیت کے متعلق الہ دین خاندان میں عظیم الشان نشانات از عبداللہ الہ دین 27 رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۱۹۱۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کو بیعت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور وہ ایک تہجد گذار خادم دین بزرگ بن گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ

الغرض قرآن مجید جو ہمارے سید ومولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چودہ سو سال پہلے نازل ہوا تھا وہ موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بڑے شیریں پھل دے رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلا نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قبل از وقت بتا دینا کہ "مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔" اور پھر اسی طرح ہونا اور اس مضمون کا لوگوں کے دلوں پر گہرا اثر کرنا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا یقینی ثبوت ہے۔

دعائے مغفرت

افسوس محترم سیٹھ محمد عبدالغفور صاحب آف چنتہ کنٹہ مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۹۱ء بعمر ۶۸ سال وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ!

مرحوم چنتہ کنٹہ جماعت کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ خاندانی پیشہ زرگری تھا لیکن مرحوم بچپن سے ہی تاجر پیشہ رہے اور اچھا نام کمایا اس تجربہ کی بنا پر گذشتہ ۶۵ سال سے بیڑی کارخانہ میں بطور سیل مین ملازمت کر رہے تھے اور آخری دم تک کام کرتے رہے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے مرکز سلسلہ اور خلافت سے دلی تعلق تھا دعاؤں پر کامل یقین مشکل امر میں دعاؤں کی تحریک کرتے اور صدقات دیتے۔ رمضان شروع ہوتے ہی تمام احمدی وغیر احمدی احباب ومستورات کے لیئے پہلی سحر کا انتظام کرتے اسی طرح افطار کا انتظام کرتے۔ بلالحاظ مذہب وملت لوگ آپ کے گرویدہ تھے۔ اکثر گاؤں سے باہر رہتے لوگ آپ کی تلاش میں جہاں آپ ہوتے پہنچتے اور اپنی مشکلات پیش کرتے ہر ضرورت مند آپ سے فیض پاتا غرباء کی شادیوں میں بطور خاص مدد کرتے پیوستہ سال باوجود صحت کی خرابی کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء میں شرکت کی امسال حضور کی آمد کی اطلاع سنتے ہی شرکت جلسہ کا ارادہ کر رہے تھے۔ آپ ملازمت کے سلسلہ میں وقار آباد میں تھے مورخہ ۱۸ ستمبر صبح حیدرآباد ڈاکٹر سے ملاقات کا پروگرام بنا کر گھر سے باہر رکشے کی انتظار میں ٹھہرے تھے کہ دل کا دورہ پڑا اور گر گئے ۱۰½ بجے اسی دورے کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا۔ حیدرآباد اطلاع ملتے ہی آپ کے بڑے صاحبزادے عبدالشکور صاحب وقار آباد گئے اور رات ساڑھے دس بجے تک چنتہ کنٹہ آپ کا جسد خاکی لایا گیا۔ چنتہ کنٹہ اطلاع ملتے ہی جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی ہندو مسلم ہر مذہب کے لوگوں سے آپ کا گھر بھر گیا۔

مورخہ ۱۹ ستمبر کو ۲ بجے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی جسمیں کثرت سے احباب وغیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

مرحوم موصی تھے لہٰذا احمدیہ قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چار لڑکیاں اور چھ لڑکے چھوڑے ہیں۔ سوائے دو بچوں کے باقی سب کی شادیاں ہو چکی ہیں۔

قارئین بدر سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات نیز جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب ہونے کے لیئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار:- صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم چنتہ کنٹہ

گذارش قارئین کرام سے گزارش ہے کہ ایڈیٹر کے نام خط وکتابت کرتے ہوئے صرف ایڈیٹر بدر ایڈریس میں لکھا جائے کسی کا نام نہ لکھیں (قائمقام ایڈیٹر)

لجنہ اماء اللہ قادیان کے تیرہویں ۱۳ اور ناصرات الاحمدیہ کے ۴ ۱ ویں

سالانہ اجتماع کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ: مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ و مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان کو ایک بار پھر اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ امسال یہ اجتماع ۱۶، ۱۷ ستمبر ۹۱ء کو بیت النصرت لائبریری کے ہال میں منعقد کیا گیا۔ ہال میں جگہ کی کمی کی وجہ سے باہر گراؤنڈ میں بھی مستورات کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسّی فیصد ممبرات لجنہ قادیان نے پروگرام اجتماع سُنا اور پروگرام میں حصہ لینے والیوں کی حوصلہ افزائی کی۔

پہلے دن پہلے وقت کا پروگرام ٹھیک نو بجے زیر صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ شروع ہُوا تلاوتِ قرآن مجید، عہد نامہ لجنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد محترمہ صدر مجلس نے اپنے افتتاحی خطاب میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت اور اجتماع منعقد کرنے کا مقصد بتایا۔ بعد ازاں افتتاحی دُعا کروائی۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اور اس کے بعد مقابلہ جات لجنہ حسنِ قرأت۔ تقاریر۔ نظم خوانی اور مقابلہ حفظِ قرآن معیار دوم ناصرات کروائے گئے۔

دوسرے اجلاس کا آغاز محترمہ شمیم بیگم صاحبہ سوز کی زیر صدارت ۲½ بجے ہُوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد نامہ ناصرات الاحمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے منظوم کلام کے بعد ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ بعد ازاں مقابلہ حفظ قرآن مجید معیار سوئم۔ تقاریر معیار اوّل۔ نظم خوانی معیار دوئم اور تقاریر معیار سوئم ہُوئے۔

دُوسرے دن ٹھیک ۹½ بجے محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہُوا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے منظوم کلام کے بعد مندرجہ ذیل مقابلہ جات ہوئے:۔

مقابلہ حسنِ قرأت معیار اوّل۔ نظم خوانی معیار سوئم۔ تقاریر معیار دوئم اور حفظِ قرآن مجید لجنہ۔

دوسرے وقت کا اجلاس ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان شروع ہُوا۔ تلاوت قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد مقابلہ حفظ قرآن مجید معیار اوّل اور نظم خوانی معیار اول ہوئے۔ مقابلہ جات میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی بیسؔ ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ کی اسّی ممبرات نے حصہ لیا۔

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اپنی بیماری کی وجہ سے اجتماع میں بنفسِ نفیس شرکت نہ کر سکیں۔ آپ نے محترمہ نائب صدر لجنہ قادیان کی درخواست پر از راہِ شفقت ممبرات لجنہ کے لئے اپنا تحریری پیغام بھجوایا۔ جو محترمہ نائب صدر صاحبہ لجنہ نے پڑھ کر سُنایا۔ آں محترمہ نے اپنے پیغام میں سب سے پہلے اجتماع کے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے مبارکباد دی۔ ازاں بعد آپ نے مستورات کو اپنے بچّوں کی بہترین تربیت کرنے، خاص طور پر ان میں خدا تعالیٰ سے محبّت۔ قرآن مجید سے محبّت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام سے محبّت۔ نمازوں کی صحیح وقت پر ادائیگی اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی عادت ڈالنے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں اسلامی معاشرہ قائم کرنا چاہیئے۔ نیز فرمایا کہ بچّوں میں کسی بھی عادت کے ڈالنے کا سب سے صحیح طریقہ اپنا ذاتی نمونہ ان کے سامنے پیش کرنا ہے تا بچے ان عادتوں کو اپنائیں۔ اور اسلام کی تعلیم پر کاربند ہو سکیں —!!

ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ مجلس نے مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے۔ اور پھر مستورات سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے اجتماع کے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہونے پر خدا کا شکر ادا کیا۔ اور پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو اور اُن سیکریٹریز کو جنہوں نے محنت کے ساتھ ناصرات کی ممبرات کو تیاری کروائی مبارکباد پیش کی۔

آخر میں لجنہ و ناصرات کا عہد دوہرایا گیا اور اجتماع دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔

درخواستِ دُعا

میرے بھائی مکرم سید قاسم صاحب احمدی کی تیسری بیٹی رشیدہ بیگم کی طبیعت بہت ناساز چلی آرہی ہے دوائی اثر ہی نہیں کر رہی جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہیں۔ عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر میں بیسؔ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار:۔ افضل النساء۔ ساگر (کرناٹک)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ صوبہ بنگال کا دُوسرا سالانہ اجتماع

محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کلکتہ تحریر کرتی ہیں کہ:۔

صُوبہ بنگال کی لجنہ و ناصرات کا دُوسرا سالانہ اجتماع ۱۸ر اگست کو کلکتہ میں منعقد ہُوا۔ اجتماع میں بنگال کے چھ اضلاع کی پندرہ مجالس سے ایک سَو پندرہ ۱۱۵ ممبرات لجنہ اور ۴۵ ممبرات ناصرات نے شرکت کی جن میں چھ غیر احمدی مستورات اور تین بچّیاں بھی شامل ہوئیں۔

لائحہ عمل کے پروگرام کے مطابق حُسنِ قرأت۔ حفظِ قرآن۔ نظم خوانی اور تقاریر کے علاوہ کھیلیں کرائی گئیں۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ دورانِ اجتماع صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کا پیغام سُنایا گیا۔ آخر پر مجلسِ شوریٰ منعقد کی گئی۔ اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلّغِ سلسلہ نے بھرپور تعاون دیا۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔

مکرمہ انورہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ بانسرہ۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کلکتہ نے صدارت کے اور خاکسار شکیلہ اختر صدر لجنہ کلکتہ۔ مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ اور مکرمہ شمیمہ بیگم صاحبہ نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے ہمارے لئے باعثِ برکت بنائے آمین۔

پروگرام دَورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

برائے صُوبہ یوپی۔ بہار۔ بنگال

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ یوپی۔ بہار اور بنگال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۹۱ء سے اپنا مالی دورہ شروع کر رہے ہیں۔ لہذا تمام عہدیدارانِ جماعت۔ مبلّغین اور معلّمینِ سلسلہ سے گذارش ہے کہ انسپکٹر صاحب کے ساتھ مکمل تعاون کر کے ممنون فرمادیں۔ صدر صاحبان و سیکرٹریانِ مال اور سیکرٹریانِ وقفِ جدید کو بذریعہ خطوط انسپکٹر صاحب کی آمد کی اطلاع دی جارہی ہے۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دَورہ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نمائندہ وقفِ جدید

برائے صُوبہ تامل ناڈو، کیرلہ

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ تامل ناڈو اور کیرلہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نمائندہ وقفِ جدید مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۹۱ء سے اپنا مالی دَورہ (وصولی چندہ وقفِ جدید) شروع کر رہے ہیں۔ لہذا جملہ عہدیدارانِ جماعت، مبلّغین اور معلّمین وقفِ جدید سے گذارش ہے کہ وہ مکرم حافظ صاحب موصوف کے ساتھ مکمل تعاون کر کے ممنون فرمادیں۔

صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور سیکرٹریانِ وقفِ جدید کو بذریعہ خطوط موصوف کی آمد کی اطلاع دی جارہی ہے۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دُعائے مغفرت

مکرم نواب خان صاحب آف ننگلہ گھنو (امانپور) ضلع ایٹہ مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۹۱ء کو اچانک بوجہ برین ہیمرج اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مقامی قبرستان امانپور میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ مہمان نواز۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے۔ ہمدردِ بنی نوعِ انسان تھے۔ لوگوں سے وسیع تعلقات تھے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے تھے۔ اپنے پیچھے سوگوار بیوہ اور تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا کرے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے اور حافظ و ناصر ہو۔

(خاکسار:۔ داؤد احمد خالد۔ قادیان)

ضروری اعلان

سال رواں تحریک جدید ۳۱ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو ختم ہوگا۔ اور ۲۴ر اکتوبر تک وعدہ جات اور وصولی چندہ و مجاہدین تحریک جدید کی تعداد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جانی ہے۔ لہٰذا جملہ احباب و خواتین و عہدیداران جماعت سے یہ درخواست ہے کہ اس سے قبل چندہ تحریک جدید ادا کر کے دفتر تحریک جدید قادیان کو فوری طور پر اطلاع بھجوائیں۔

مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وعدہ جات وصولی چندہ تحریک جدید اور تعداد مجاہدین تحریک جدید سے ۲۴ر اکتوبر سے قبل ہی بغیر کسی تاخیر کے انہیں اطلاع بھجوائی جائے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

● میرے لڑکے عبدالباسط خان کی شادی ۲۹ر اپریل ۱۹۹۱ء کو ہمارے بہنوئی حافظ محمد یوسف صاحب کی بیٹی عزیزہ بشیرہ ستہ ربوہ میں ہوئی۔ محترم سلطان محمود صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے تیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ مبارک کرے ——— میرے بیٹے عبدالشکور خان ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ر مئی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور انور نے بچے کا نام "حامد احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یحییٰ خان صاحب اریگیشن انجینئرنگ لاہور کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر اور صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے ——— میرے بہنوئی مکرم حافظ محمد یوسف صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۷ر مئی کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار: عبدالرحمٰن خان جرمنی)

● مکرم میر احمد اشرف صاحب سیکرٹری مال جڑچرلہ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد ابراہیم خان۔ قادیان)

● مکرمہ وسیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم میر احمد صادق صاحب حیدرآباد عرصہ دراز سے ……… سے سخت علیل ہیں۔ ایک مرتبہ آپریشن ہو چکا ہے۔ لیکن رسولی پھر عود کر آئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر میں بیس روپے ادا کئے گئے۔ (خاکسار: محمد ظہور الدین انجینئر خال قادیان)

● محترمہ افضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

قرارداد تعزیت

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مرحوم کی اچانک وفات پر نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی طرف سے قرارداد تعزیت برائے اشاعت موصول ہوئی ہے جو ۵ر ستمبر ۹۱ء کے اجلاس میں منظور کی گئی ہے۔ اس قرارداد تعزیت میں محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور گراں قدر خدمات سلسلہ کا ذکر کر کے محترم میاں صاحب مرحوم کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی گئی ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

(ادارہ بدر)

درخواست دعا مکرم جے۔ علیم اللہ صاحب اڑیسہ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ اپنے نئے گھر میں منتقل ہو رہے ہیں۔ اس گھر کے بابرکت ہونے کے لئے اور ان کی اہلیہ صاحبہ امید سے ہیں بسہولت فراغت کیلئے اور نیک و صالح اولاد عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ولادت برادرم عزیزم فرزند احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، صالحہ اور خادمہ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ مبلغ بیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ (خاکسار شیخ ہمدم احمد نمائندہ بدر جماعت احمدیہ ہوگلی بنی مانٹنز)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:- ۶۶۲۹۴۴۳

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)

C.K. ALAVI RARWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO. OFF.- 6378622 RESI. 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099

ارشاد نبوی
صُوْمُوْا تَصِحُّوْا
(روزے رکھا کرو تاکہ صحت حاصل ہو)
(منجانب)
پیشکش از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

قادیان میں مکان، دکان، پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں
نسیم احمد ڈار
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۹، مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں:-
نرم و، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے ——!!
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باقی پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹
ٹیلیفون نمبرز:-
۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳
YUBA QUALITY FOOT WEAR